اہل ہند کی جسمانی حالت خطرہ میں

حال ہی میں پنجاب کے وزیر تعلیم نے لاہور کے ایک تپدق کے ہسپتال کے ونگ کا افتتاح کرتے ہوئے یہ افسوسناک انکشاف کیا۔ کہ اس وقت لاہور کے میونسپل حدود میں کم سے کم پندرہ ہزار اشخاص تپدق میں مبتلا ہیں۔ اور شہر کی چار دیواری کے اندر چھ ہزار مریض ہیں گویا تیس اشخاص میں سے ایک سے دو تک اس مرض میں مبتلا ہیں۔ ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ دیہات میں بھی یہ مرض پھیل رہا ہے؛

یہ اعداد و شمار جو صرف ایک شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ نہایت افسوسناک ہیں۔ اور ان سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں صرف ایک مرض تپدق کس قدر خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ دراصل ہندوستان میں مغربی تمدن نہایت خطرناک اثر کر رہا ہے زندگی کا طریق بالکل بدل چکا ہے۔ معاشرت تبدیل ہو چکی ہے۔ غذا کی سادگی مفقود ہو کر اس کی جگہ ایسی ثقیل اور محرک اشیاء حاصل کر رہی ہیں۔ جو زبان کے چٹخارے اور لذت کے لحاظ سے تو خواہ کچھ حیثیت رکھیں لیکن بلحاظ غذائیت نہایت ناقص ہیں۔ سادہ لوح نوجوان جو مشرقی اور مغربی دونوں تمدنوں کے درمیان لٹک رہے ہیں۔ اصول صحت سے ناواقفیت کی وجہ سے غذا میں ایسی بے ترتیبی پیدا کر لیتے ہیں کہ معدہ کی خرابی عام ہو رہی ہے۔ پھر غذا پوری اور حسب ضرورت بھی اکثر حالتوں میں میسر نہیں آتی خالص دودھ گھی تو آج کل عنقا ہے۔ اس نام سے جو چیزیں بک رہی ہیں۔ وہ دائمی نزلہ زکام۔ حلق کی خرابی وغیرہ کا موجب ہو رہی ہیں۔ جو بگڑ کر امراض سینہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ شہروں کی فضا کا مکدر پن کر رہی سہی کسر نکال دیتا ہے۔ گرد و غبار کے علاوہ مشینوں۔ کارخانوں۔ موٹروں اور گاڑیوں سے مختلف تیلوں کے دھوئیں۔ کوئلے کے ذرات وغیرہ ہوا میں مل کر اسے مضر صحت بنا دیتے ہیں۔ صفائی کا کام کرنے والے لڑکوں اور گاڑیوں پر کوڑا کرکٹ لاد کر نہایت بے تکلفی سے ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے غلیظ ذرات اڑ کر لوگوں کے گلے ناک۔ آنکھ میں داخل ہوتے ہیں۔ گویا ایک طرف تو غذا کا نقص اور اس کی بے ترتیبی ہے۔ اور دوسری طرف گندہ ماحول اور فضا ہے پھر طرح طرح کی بداخلاقیاں سینما اور تھیٹروں کے ذریعہ اوائل عمر میں ہی نوجوانوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح وہ ہوش سنبھالنے کے ساتھ ہی گویا تباہی کے آغوش میں چلے جاتے ہیں اس پر طرفہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کی زندگی میں جفاکشی اور محنت و مشقت کا پہلو بالکل غائب ہو رہا ہے۔ گذشتہ زمانوں میں یہ بات نہ تھی۔ لوگ اکثر پیدل چلتے تھے۔ یا گھوڑے وغیرہ کی سواری کرتے تھے۔ اور یہ دونوں صورتیں ممد صحت ہیں۔ مگر اب پیدل چلنا تو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ شہروں میں ایک دو فرلانگ کا فاصلہ بھی پیدل طے کرنا دوبھر سمجھا جاتا ہے۔ بڑے اور کمزور تو الگ رہے۔ نوجوان شب و روز تانگوں۔ موٹروں اور سائیکلوں پر لدے پھرتے ہیں؛

مختصر یہ ہے کہ ہندوستان میں مغربی ممالک کی طرح کے انتظامات تو ہیں نہیں صفائی کا انتظام نہیں۔ کھانے پینے کے لئے ضروری سامان میسر نہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ ملکی حالات کے لحاظ سے جیسی غذا اور جو طرز معاشرت مفید ہے۔ اسے مغربیت کے خوشنما فریب میں آکر ترک کیا جا رہا ہے۔ اور حالت یہ ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں نہ تو خالص مشرقی تمدن ہے اور نہ مغربی۔ بلکہ دونوں کی خوبیاں قریباً متروک اور مبتذل پہلو زیر عمل ہیں۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ تباہ کن امراض پاؤں وسیع کرتے جا رہے ہیں۔ ملکی آزادی کے لئے جد و جہد کرنا بہت اچھی بات ہے۔ لیکن ملک کو خطرناک امراض سے نجات دلانے کی کوشش کرنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ حالانکہ اگر بربادی صحت کی یہی رفتار رہی۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں کوئی تندرست آدمی شاید ہی ملک میں مل سکے۔ اب بھی یہ حال ہے کہ جو لوگ تپدق یا کسی اور خطرناک مرض کا شکار نہیں۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ معیار صحت پر پورے اترتے ہیں۔ اکثر کسی نہ کسی عارضہ کا شکار ہیں۔ اور جنسی امراض ان کے علاوہ ہیں جن کا کوئی شمار ہی نہیں۔ پس اس طرف متوجہ ہونا نہایت ضروری ہے؛

جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرنا چاہئیے۔ کہ اس نے اسے ایسا امام عطا کیا ہے۔ جو روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کے متعلق بھی ضروری ہدایات سے مستفیض فرماتا رہتا ہے۔ جماعت کو اس بارے میں بھی باقاعدگی اختیار کرنی چاہئیے۔ اور خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام محنت و مشقت اور ورزش کے مفید کام کرنے چاہئیں؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی خیر و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بدستور علیل ہیں۔ آج طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی زیر ہدایت علاج ہو رہا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سید محمد اسحاق صاحب آج لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی بیماری میں ابھی تک کوئی نمایاں فرق نہیں پیدا ہوا۔ مجوزہ علاج یہاں ہی کیا جائے گا۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) چودھری بشیر احمد صاحب ایف۔ ایس۔ سی ایگریکلچر کے امتحان میں کامیابی کے لئے (۲) محمد اصغر علی صاحب شملہ اپنی لڑکی رشیدہ بیگم کی صحت کے لئے (۳) شیخ خادم حسین صاحب نیاز شملہ اپنے بچہ منور حسین کی صحت کے لئے (۴) مرزا عبد الرحیم صاحب امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

تلاش گمشدگان (۱) میرا بھائی عنایت اللہ گجراتی عرصہ ایک سال سے گم ہے اگر کسی دوست کو پتہ ہو تو مجھے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں حلیہ یہ ہے۔ قد لمبا رنگ گندمی۔ بائیں رخسار پر سیاہ داغ۔ عمر قریباً سولہ سال خاکسار۔ محمد الدین خادم مہمانخانہ قادیان (۲) مولوی غلام حسین صاحب پونچھی جو شیخوپورہ کے پاس لائل پور میں بھی نوکر تھے۔ ایک ماہ ہوا کہ دماغی خلل کی وجہ سے کہیں چلے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو وہ اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ عبد الرزاق معرفت ویٹرنری ہسپتال ٹانڈلیانوالہ

امتحان میں کامیابی میرا لڑکا محمد یسین لکھنؤ یونیورسٹی کے امتحان بی۔ اے میں بفضل خدا کامیاب ہو گیا۔ نیز برادرزادہ اقبال اختر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے ایف۔ اے میں کامیاب ہوا ہے۔ خاکسار محمد عثمان احمدی لکھنوی

ایک واقف کی ایک ماہ کی تبلیغی رپورٹ

مولوی محمد الدین صاحب عادل نے ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا۔ اس عرصہ میں حلقہ گولیکی ضلع گجرات میں انہوں نے ۱۵۰ میل سائیکل پر اور ۲۰ میل پیدل چلکر ۱۲ دیہات میں زمینداروں کے مشہور و مقبول گیت پنجابی ڈھولے سنا کر پیغام حق پہونچایا۔ ۷ تبلیغی جلسے کئے۔ اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی۔ سات سو غیر احمدیوں اور پانچ غیر مسلموں تک پیغام حق پہونچایا۔ ۴ ٹریکٹ تقسیم کئے دو اصحاب نے بیعت کی۔ دو نئی انجمنیں جاری کیں۔ اور دو اخبار جاری کرائے۔

انچارج تحریک جدید

تحریک جدید کی مالی قربانی صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں لوگ کنوئیں کھدواتے ہیں۔ سرائیں بنواتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا نام باقی رہے۔ اور وہ بالکل بے دین ہوتے ہیں۔ مگر ان کے دل میں بھی یہ جذبہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارا نام کسی طرح باقی رہے۔ لیکن کنوؤں اور سراؤں کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ پچاس ساٹھ سال بعد یا سو سال کے بعد ویران اور غیر آباد ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں تحریک جدید کا دور ثانی مستقل صدقے کا کام ہے۔ اور جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"

اسی جذبہ کے ماتحت محمد ملک صاحب پریذیڈنٹ دیوانی وال لکھتے ہیں۔ میری اہلیہ محترمہ اللہ رکھی گزشتہ ایام میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کے بعد میری غیر احمدی برادری کے احباب آئے۔ انہوں نے اس پر اصرار کیا۔ کہ میں مرحومہ کا ساتواں دسواں اور چالیسواں حسب دستور برادری کروں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسی رسوم جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ میں ان کے لئے تیار نہیں۔ احمدی احباب نے کہا کہ مرحومہ کی طرف سے ایسا کام کرنا چاہیئے۔ جو صدقہ جاریہ کا کام دے۔ میں نے اپنے لڑکوں سے اس کا مشورہ کیا۔ تو سب نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا۔ کہ احمدی احباب کا مشورہ قابلِ قبول ہے۔ اور اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس پر فیصلہ ہوا۔ کہ مرحومہ کیطرف سے چندہ تحریک جدید میں حصہ لیا جائے۔ اور دس سال کا چندہ تحریک جدید ادا کر کے مرحومہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ میں حضور اقدس کی خدمت میں مرحومہ کی طرف سے سال اول سے دسویں سال تک کا وعدہ مبلغ ۵۲/۱۳ روپے کا حضور کے پیش کر کے ملتجی ہوں۔ کہ حضور از راہ ترحم مرحومہ کا وعدہ قبول فرمائیں۔ یہ رقم میں بطور صدقہ جاریہ جلد تر داخل کر دوں گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ منظور فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

احباب یاد رکھیں کہ تحریک جدید صدقہ جاریہ کی ضمانت ہے۔ پس احباب کو اپنے مرحوم اعزا و اقربا کو بھی تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شامل کرنا چاہیئے۔ جو لوگ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے سو فی صدی ادا کریں گے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضور کے پیش کئے جائیں گے۔ نیز سال ششم کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کرنے کیطرف توجہ دیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خلافت جوبلی فنڈ اور جماعت احمدیہ دولیال

جماعت احمدیہ دولیال جو ایک زمیندار جماعت ہے خلافت جوبلی فنڈ میں اس سے قبل ۹۳-۸ روپے ادا کر چکی ہے۔ لیکن اب جبکہ مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال اس جماعت میں دورہ پر گئے۔ اور انہوں نے جوبلی فنڈ کی اہمیت بیان کی تو جماعت نے مزید مبلغ ۹۹-۱۲ روپے کے وعدے لکھوائے اور بعض نقد بھی ادا کر دیئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

زمیندار جماعتوں کے عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ احباب کو جوبلی فنڈ کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ تاکہ اگر کسی نے پہلے حصہ نہ لیا ہو۔ یا کم لیا ہو تو اب تلافی کر سکے۔

ناظر بیت المال

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

ریاکاری اور شہرت پسندی

فرمایا - یہ جو حدیث میں آیا ہے - کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِیْ اللّٰہُ بِہٖ - اس کا مطلب یہ ہے - کہ جو شخص دُنیا میں کسی کام کو اس نیت سے کرتا ہے کہ اسے شہرت حاصل ہو - یا لوگوں کو دکھائے اور ان پر ظاہر کرے - کہ میں نے یہ کام کیا ہے - خدا تعالےٰ اس کو اس کے فعل کی ویسی ہی جزا دے گا - چونکہ اس نے دُنیا میں اس نیت سے نیکیاں نہ کیں کہ خدا تعالےٰ کو راضی کرے - اور اس کی مخلوق کو آرام پہنچائے - بلکہ ریاکاری اور شہرت پسندی کی خاطر کرتا تھا - اس لئے خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو جزا بھی اسی قسم کی دے گا ۔

اس حدیث کے اس مفہوم کی تصدیق قرآن کریم کی ایک آیت سے بھی ہوتی ہے - خدا تعالےٰ فرماتا ہے - جَزَآءً وِّفَاقًا - کہ بروزِ حشر انسان کو موافق جزا یا سزا ملے گی - موافقت کی کئی صورتیں ہیں - جن میں سے ایک یہ بھی ہے - کہ جس قسم کی نیت سے اس نے دُنیا میں عمل کئے - خدا تعالےٰ اسی قسم کا عذاب دے گا ۔

فرمایا - انسان کو پوری کوشش کرنی چاہیئے - کہ ان دو ہلاک اور تباہ کر دینے والی بد عادات سے بچتا رہے کیونکہ ریاکار اور شہرت پسند انسان نہ اس دُنیا میں حقیقی تسلی اور عزت پا سکتا ہے - اور نہ آخرت میں اسے اپنے اعمال کا کوئی بدلہ ملے گا - کیونکہ جن اعمال کو وہ خدا کے لئے کرتا ہی نہیں خدا تعالےٰ ان کا بدلہ اسے کیونکر دیگا گویا بالفاظِ دیگر ایسا شخص دونوں جہان میں خسارہ میں رہے گا ۔

بندوں کا اپنے خدا پر حق

فرمایا - ایک دن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - اور حضرت معاذ بن جبل ایک قافلہ میں جا رہے تھے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - اور حضرت معاذ رضؓ دونوں ایک ہی سواری پر سوار تھے - حضرت معاذ رضؓ حضور علیہ السلام کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے - حضور نے فرمایا "معاذ رضؓ" ! حضرت معاذ نے جواباً عرض کیا - لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ - حضور حاضر ہوں - اور اس حاضری کو اپنے لئے موجبِ سعادت سمجھتا ہوں - اس پر حضور خاموش ہو گئے - کچھ دُور جا کر پھر معاذ کو مخاطب فرمایا - اور معاذ رضؓ نے پھر یہی جواب دیا - آپ پھر خاموش ہو گئے - تیسری دفعہ آپ نے پھر ان کو مخاطب کیا - انہوں نے تیسری دفعہ بھی یہی جواب دیا - اس پر فرمایا - ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ - کیا تمہیں معلوم ہے - کہ اللہ تعالےٰ کا بندوں پر کیا حق ہے - حضرت معاذ رضؓ نے کہا - اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ - کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں - کہ خدا تعالےٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے آپ نے فرمایا - حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا کہ خدا تعالےٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے - کہ وہ اس کی عبادت کریں - اور اس کے ساتھ (اس کی ذات - اسماء - افعال - اور صفات وغیرہا میں) کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں ۔

اس کے بعد حضور پھر خاموش ہو گئے - اور کچھ دُور جا کر پھر معاذ رضؓ کو مخاطب کیا - معاذ رضؓ نے حسب معمول لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ کہکر جواب دیا - آپ نے فرمایا ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اِذَا فَعَلُوْہُ - کیا تمہیں معلوم ہے - کہ جب بندے اپنے خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تو پھر ان کا خدا پر کیا حق ہوتا ہے - حضرت معاذ رضؓ نے عرض کیا - اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ - آپ نے فرمایا :- حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَھُمْ کہ پھر بندوں کو اپنے اللہ پر یہ حق حاصل ہو جاتا ہے - کہ وہ ان کو عذاب نہ دے - فرمایا - اس حدیث سے تین باتیں حاصل ہوتی ہیں - جو یاد رکھنے کے قابل ہیں :-

اوّل - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول تھا - کہ جو بات نہایت ضروری اور لابدی ہوتی - یا جس کا حفظ کرانا مقصود ہوتا - اسے بار بار، دو دو، تین تین دفعہ دوہراتے - اور ایسا طریق اختیار فرماتے - کہ سننے والے کی پوری توجہ اس بات کے سننے کی طرف ہو جاتی مثلاً یہی کہ جب کوئی نہایت ضروری اور اہم بات بتانا مقصود ہوتی - تو حاضرین کو دو تین دفعہ مخاطب کر کے ہر بار کچھ دیر خاموش ہو جاتے - اس اثنا میں حاضرین جب اپنی پوری توجہ کے ساتھ حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے - تو ارشاد فرما دیتے - احادیث میں اس قسم کی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں ۔

دوم - یہ جو حضرت معاذ رضؓ بن جبل نے جواب میں اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کہا - اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر سوال کے جواب میں اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کہنا ٹھیک نہیں - بلکہ جہاں تک احادیث کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے - یہ جواب شرعی امور میں دیا جاتا ہے - چنانچہ صحابہ کرام رضؓ نے ایسے ہی موقعہ پر یہ الفاظ استعمال کئے - کیونکہ شرعی امور وہ احکام ہیں - جن کی حقیقت و اصلیت اور حکمت کا خدا تعالےٰ کو ہی علم ہوتا ہے - اور نبی کی معرفت وہ احکام دوسرے بندوں کو دیئے جاتے ہیں اس لئے شرعی امور کے متعلق سوال کے جواب میں یہی جواب صحیح ہے - کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کہ ان احکام کا خدا اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے - مگر ہر سوال کے جواب میں یہ جواب دینا ٹھیک نہیں مثلاً کوئی پوچھے - کہ ان جزیروں کے علاوہ جو اس وقت تک دریافت ہو چکے ہیں - کوئی نیا جزیرہ بھی ہے تو اس کا یہ جواب کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ درست نہ ہوگا - اسی طرح اگر اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کے الفاظ کو بے محل و بے موقعہ استعمال کیا جائے - تو پھر ایک اعلےٰ اور شرعی کلام جس میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے - اور ایک عام کلام میں کوئی امتیاز نہیں رہے گا - پس جواب دینے میں ان الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے خیال رکھنا چاہیئے - اور ان کو ایسے موزوں وقت اور موقعہ پر استعمال کرنا چاہیئے - کہ ان کی خاص اہمیت نمایاں ہو - اور یہ بات یعنی ان کا استعمال ایسا ممتاز ہو - کہ جس جواب میں اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کے الفاظ کہے جائیں - وہ کسی وہم اور شرعی امر کے متعلق ہو ۔

سوم - بعض لوگوں کے درمیان اس بات پر بڑی لمبی بحثیں ہوئی ہیں - کہ خدا پر بندوں کے کچھ حقوق ہیں - یا نہیں؟ بعض لوگ اس خیال کے حامی ہیں کہ بندوں کو خدا تعالےٰ پر حق ہے اور بعض کہتے ہیں - کہ بندوں کا خدا تعالےٰ پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں - مگر صحیح بات یہی ہے - کہ بندوں کے بھی اپنے خدا پر کچھ حقوق ہیں - جو خدا ہی کے دیئے ہوئے ہیں - جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے ۔ خاکسار محمود احمد جلیل شاہ پوری -

تحقیق الادیان

عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے یا تثلیث پر

مسئلہ کفارہ پر گفتگو نہ کرنے کے متعلق عذر لنگ

ایک زمانہ تھا جبکہ عیسائی صاحبان مسئلہ کفارہ مسیح کی نسبت کہا کرتے تھے۔ کہ یہی عیسائیت کی جان اور بنیاد ہے۔ چنانچہ "تعبیس جان قلندر صاحب معلم مدرسہ علم الہیٰ الہ آباد" لکھتے ہیں۔

"یہ عظیم الشان مسئلہ مسیحی مذہب کی جان اور ہمارے دین و ایمان کا ایک خاص اصول و رکن ہے۔ سچ پوچھیے تو گنہگار انسان کی نجات کا انتظام اس ایک لفظ کفارہ میں موجود ہے۔"

(مسئلہ کفارہ مسیح بار سوم صـ۲)

لیکن چونکہ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت زبردست عقلی و نقلی دلائل سے مسیح ناصری کا صلیب سے زندہ اترنا ثابت فرما دیا۔ پھر یہ بھی ثابت فرمایا کہ آپ بعد میں وفات پا کر کشمیر میں دفن ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح الوہیت مسیح اور کفارہ کا خاتمہ ہو گیا۔ اس لئے عیسائیوں نے کفارہ کو عیسائیت کی جان اور بنیاد قرار دینے کی بجائے یہ کہنا شروع کر دیا کہ عیسائی مذہب کی بنیاد در اصل تثلیث کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ عیسائی رسالہ المائدہ لاہور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے ۸ امان ۱۳۱۹ ہش کے الفضل میں شائع شدہ مضمون "کفارہ سے خدا منصف نہیں بلکہ غیر منصف ثابت ہوتا ہے" کے دلائل کو توڑنے سے عاجز آ کر لکھتا ہے۔

"میر صاحب کفارہ پر مسیحیوں کو چیلنج کر رہے ہیں۔ لیکن اتنا نہیں جانتے کہ بنیادی عقیدہ تو تثلیث فی التوحید اور توحید محض ہے۔ اور اگر اس کا فیصلہ نہ ہو تو کفارہ پر بحث کا کیا فیصلہ یعنی جب خدا ہی نہ ہو تو کفارہ کیسا۔ سوم میر صاحب کو صاف جتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ ہزار ہاتھ پاؤں ماریں مگر مسیحی آپ کی باتوں میں ہرگز نہ آئینگے وہ آپ سے سب سے اول تثلیث اور توحید کا فیصلہ کرنے کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔"

(رسالہ المائدہ لاہور بابت اپریل ۱۹۴۰ء صـ۲)

گویا عیسائی صاحبان جو پہلے کفارہ کو بنائے عیسائیت سمجھتے تھے۔ اب کفارہ کے خلاف جماعت احمدیہ کے دلائل کی تاب نہ لا کر بنائے عیسائیت تثلیث کو قرار دینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور کفارہ کے متعلق گفتگو کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ حالانکہ جب دلائل قطعیہ سے از روئے بائیبل ثابت ہے۔ کہ تثلیث کے اقانیم ثلاثہ میں سے اقنوم ثانی ابن یعنی مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ تو تثلیث یکدم ٹوٹ گئی۔ پس عیسائیوں کو تو تثلیث کے لئے بھی کفارہ پر ہی بحث کرنے کی ضرورت ہے۔

در اصل تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو مسیحیوں کا "بنیادی عقیدہ" قرار دینے کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں۔ کہ مسئلہ کفارہ کو ثابت کرنے کے لئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہے۔ اور تثلیث ایسی پیچیدہ چیز ہے۔ کہ جس کی حقیقت آج تک خود عیسائیوں کی سمجھ میں کبھی نہیں آئی۔ اور اس بات کا کھلا کھلا اقرار عیسائیوں کے نمائندہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں بایں الفاظ کر چکے ہیں۔

"مناسب ہے کہ خالق کی ذات شریف مخلوق کی سمجھ میں نہ آوے۔ خدا تعالےٰ جو ہے ذات ہی ذات ہے۔ اور اگر اس کی ذات پاک کو ہم سمجھ لیں تو پرے کیا رہا۔ ہم اس کے مساوی نہ ہو گئے۔ بے شک ہو گئے۔ اس لئے میں محمدی خدا ئیت کا قائل نہیں ہو سکتا۔ (اس کو) تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ اور میری عقل تو گواہی دیتی ہے۔ کہ ذات پاک کو ہم سے بڑھکر ہونا چاہیے۔ آپ کی وحدانیت میں کونسا مسئلہ سمجھ سے باہر ہے۔ گویا محدود نے غیر محدود کو گھیر لیا ہے۔ لیکن کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ نہ اس کے سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہو گا۔ کیا صاحب جانا جا سکتا ہے۔ کہ انسانی عقل اللہ تعالےٰ کو سمجھے۔ توبہ توبہ۔ ذات الٰہی ایک ایسی شی ہے۔ کہ نہ عقل سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اور نہ عقل سے اس کی تردید کی جا سکتی ہے۔ معاملہ انسان کی عقل سے لاکھوں درجہ بڑھ کر ہے۔ اور اس کا فیصلہ اللہ تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔ خدا کی بات خدا ہی جانے۔"

(جنگ مقدس بار دوم صـ۹۵ بیان ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ۲۹ مئی ۱۸۹۳ء)

مسئلہ تثلیث کے ناقابل فہم ہونے کا اعتراف کرنے میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب منفرد نہیں بلکہ اور اہل الرائے عیسائی صاحبان کا بھی یہی بیان ہے۔ چنانچہ پادری صفدر علی صاحب لکھتے ہیں "مسئلہ تثلیث جو اسرار ماہیت ذات مغیب دستر خدائے ذوالجلال سے ہے۔ دلائل عقلی سے اس بات کا ثبوت و بطلان دونوں ناممکن ہیں" (نیاز نامہ بار چہارم صـ۱)

اسی طرح پادری عماد الدین صاحب لکھتے ہیں۔ "تثلیث جو اسرار الہیہ میں سے ایک ستر ہے اسی طرح پر مذکور ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہے۔ یعنی الوحدۃ فی التثلیث والتثلیث فی الوحدۃ ایک میں تین اور تین میں ایک۔ یہ بات آدمی کی سمجھ سے اونچی ہے۔" (تحقیق الایمان صـ۱۲۴)

پس جبکہ مسئلہ تثلیث کو سمجھنے سے خود عیسائی صاحبان قاصر ہیں۔ تو پھر کسی اور کو وہ کیا سمجھا سکتے ہیں۔ اور جب کسی کو سمجھا ہی نہیں سکتے۔ تو پھر اس کے متعلق گفتگو کرنے کے کیا معنی۔ مگر باوجود اس کے عیسائی رسالہ المائدہ اسی پر بحث کو محدود کرتا ہے حالانکہ جب یہ مسئلہ ایسا ہے۔ کہ "نہ اس کے سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہو گا۔" تو اسکو سمجھنے سمجھانے کے دلائل کہاں سے آئینگے خصوصاً اس صورت میں کہ بالفاظ پادری صفدر علی صاحب "دلائل عقلی سے اس بات کا ثبوت و بطلان دونوں ناممکن ہیں"۔ پس عیسائی صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اس ناقابل فہم مسئلہ کو ایک طرف رکھ کر کفارہ پر

حضرت خلیفہ اولؓ اور حضرت مسیحؑ کی بن باپ ولادت

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک گزشتہ جمعہ کو منبر پر کھڑے ہو کر کہا۔

"حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی حضرت مولانا نور الدین صاحب کا یہی خیال تھا۔ اس کے بعد بھی یہی خیال رہا۔ میں نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا تو پہلے سورۃ آل عمران پر حضرت مولانا سے یہی سوال کیا۔ آپ نے جواب میں تامل فرمایا۔ اس کے بعد سورۃ مریم میں دوسرا موقعہ آیا۔ اس وقت میں نے پھر سوال کیا۔ کہ فرمائیے آپ کا کیا خیال ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے جہاں تک قرآن کو سمجھا ہے وہ یہی ہے کہ حضرت عیسےٰ کا بن باپ پیدا ہونا قرآن کریم سے ثابت نہیں ہوتا"

(پیغام صلح ۳۰ اپریل)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق مولوی صاحب کا یہ بیان ہرگز صحیح نہیں۔ یہ تو درست ہے کہ اوائل میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یہ مانتے تھے۔ کہ حضرت مسیح کی ولادت با باپ تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کو سمجھ لینے کے بعد آپ نے اس کو ترک کر دیا۔ اور حضرت عیسیٰ کی بلا باپ ولادت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب کے اس عقیدہ میں تبدیلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ہو چکی تھی۔ جس کا آپ نے خود اپنی کتاب نور الدین نامی میں ذکر فرمایا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں مدت تک باینکہ اسلام میرا ایمان اور میری جان ہے۔ اس بات (یعنی باباپ ولادت مسیح) کو مانتا رہا۔ گو اب میں اس بات کا قائل نہیں رہا۔"

(نور الدین صـ۱۹۴)

پھر اسی صفحہ پر مسیح کی بن باپ ولادت پر قرآن کریم کے اسلوب بیان سے استدلال

کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ادھر قرآن کریم میں پاتے ہیں۔ کہ حضرت زکریا بالکل بوڑھے تھے۔ اور ان کی بیوی بانجھ تھی۔ گویا ان کی پیدائش عام نظارہ ہائے قدرت سے الگ تھی۔ اور ان کے بعد حضرت مسیح کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ گویا ترقی ان مظاہر قدرت میں بتائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جس طرح اور جس کی جز وہیں چاہتا ہے بناتا ہے"۔

ہر دو عبارتوں سے واضح ہے۔ کہ کتاب "نورالدین" کی تالیف کے وقت حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ یقینی طور پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو بے باپ مانتے تھے۔ اور اس عقیدہ کو قرآن کریم کے اسلوب سے ثابت شدہ یقین کرتے تھے۔ ان حالات میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا۔ کہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی یہی خیال تھا۔ اور بعد میں بھی یہی رہا کہ حضرت مسیح کی ولادت با باپ ہوئی ہے سراسر خلاف واقعہ ہے۔ کتاب "نورالدین" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں شائع ہوئی۔ اور اس میں صاف تحریر موجود ہے۔ کہ میں اب مسیح کی با باپ پیدائش کا قائل نہیں رہا۔ معلوم نہیں۔ اس کے خلاف جناب مولوی محمد علی صاحب کا بیان دیدہ دانستہ ہے۔ یا حافظہ کمزوری کا نتیجہ؟ بہر صورت سلسلہ کی روایات کے بارے میں ہمارے غیر مبایع دوستوں کا جناب مولوی صاحب کے بیان پر اعتماد کرنا قرین انصاف نہیں۔

حیرت ہے۔ کہ جب مولوی صاحب اسی خطبہ میں مانتے ہیں کہ "بے شک حضرت صاحب نے حضرت مسیح کی پیدائش کو بن باپ لکھا ہے" تو انہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بار بار پوچھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ جب وہ اپنے علم وخیال کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے ارشاد کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ تو کیا وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے پر مجبور تھے؟ اس بات کو ماننے کے بعد یہ سوال بھی کامل اطاعت کے منافی ہے؟

خاکسار: ابوالعطاء جالندھری

خدام الاحمدیہ کی سہ ماہی کارگذاری کی رپورٹ

از یکم صلح تا ۳۱ اِمان ۱۳۱۹ہش

تعلیم ناخواندگان

اس شعبہ کے ماتحت امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ بھیرہ۔ لودھراں۔ پونچھ۔ یادگیر میں ترجمہ قرآن ونماز سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہلم میں تعلیم کا انتظام نہایت عمدگی سے چل رہا ہے۔ ۴۳ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اور چار اصحاب کو ڈسٹرکٹ انسپکٹر کے زیر انتظام امتحان دلایا گیا۔ اور انہیں گورنمنٹ کی طرف سے سند ملی۔ کریام میں ایک سکول جاری ہے۔ جس میں چالیس افراد تعلیم پاتے ہیں۔ اب سرکاری طور پر ان کا امتحان ہونے والا ہے۔ برہمن بڑیہ میں اردو سکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۹ افراد کو قرآن شریف ۷ کو اردو۔ اور پانچ کو نماز سکھائی گئی "انقلاب حقیقی" اور سلسلہ احمدیہ کا مطالعہ کیا گیا۔

تبلیغ

قادیان کی مجالس میں سے دارالرحمت دارالعلوم۔ دارالبرکات۔ حلقہ مسجد مبارک۔ ناصر آباد۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے وقتاً فوقتاً تبلیغ میں حصہ لیا۔ بعض اصحاب نے باہر جا کر جمعہ پڑھایا۔

ضلع گورداسپور:۔ میں ٹھیکر یوالہ۔ اور بہبل چک کے خدام نے تبلیغ کی بہبل چک میں کتب بھی پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ یہاں بعض احمدیوں پر تبلیغ کی وجہ سے مخالفین نے سختی کی۔ مگر خدام استقلال کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے رہے۔

بیرونی مجالس:۔ بیرونجات کی قریباً تمام مجالس میں انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ امرتسر میں ایک سو افراد زیر تبلیغ ہیں۔ غیر احمدیوں کو ۱۴ کے قریب کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔ گوجرانوالہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جہلم میں ٹریکٹوں کے علاوہ بذریعہ وفود تبلیغ کی گئی۔ ایک صاحب کو فتح اسلام دی گئی۔ مونگ ضلع گجرات میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سے لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا گیا۔ لاہور۔ لائلپور۔ کالا باغ۔ دہلی۔ لدھیانہ۔ جمشید پور۔ مونگھیر۔ کلکتہ۔ محمود آباد ضلع جہلم میں تقسیم کئے گئے۔ کیرنگ کے خدام نے ایک قریبی گاؤں میں تبلیغی جلسہ کیا۔ جمشید پور میں بذریعہ تبلیغی خطوط اس فریضہ کو سرانجام دیا گیا۔ شملہ میں دعوت کر کے تبلیغ کی گئی۔ فیروز پور میں تبلیغی اشتہارات چسپاں کئے گئے۔ کاٹھ گڑھ۔ اور نواب شاہ میں کتب سلسلہ پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ لودھراں میں ۷۴، ناسنور کشمیر میں ۲۰۰۔ اور برہمن بڑیہ میں ۷۸ افراد زیر تبلیغ ہیں۔

صحت جسمانی

قادیان کی قریباً تمام مجالس میں مختلف دیسی کھیلیں ہوتی رہیں۔ دارالرحمت میں P-T کی مشق بھی کرائی گئی۔

بیرونی مجالس:۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ لاہور۔ دینا پور۔ شملہ۔ حیدر آباد دکن یادگیر دکن۔ ناصر آباد میں خدام دیسی کھیلوں کی ترویج میں کوشاں رہے۔ بھیرہ۔ جہلم اور محمود آباد ضلع جہلم میں دوسری کھیلوں کے علاوہ گتکا بھی سکھایا جاتا رہا۔ جمشید پور میں پریڈ ہوتی رہی۔ نواب شاہ سندھ میں خدام نلکے سے باغ کو پانی دیتے رہے۔ ملتان میں رسہ کشی کا انتظام کیا گیا۔ محمود آباد جہلم میں نشانہ بازی کی مشق جاری رہی۔ حیدر آباد دکن میں نشانہ بازی اور دوسری کھیلوں کے علاوہ رسہ کشی اور والی بال کا بھی انتظام رہا۔

انسداد بیکاری

شملہ۔ گوجرانوالہ۔ سید والہ۔ ملتان۔ کالا باغ جمشید پور۔ یادگیر دکن میں بیکاروں کے لئے کام مہیا کیا گیا۔ دہلی میں ایک بیکار کو دوکان کھلوا دی گئی۔ کیرنگ میں صوبہ کی جماعتوں سے چندہ جمع کر کے ایک پریس جاری کرانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس سے ایک طرف اگر تبلیغ میں مدد ملے گی۔ تو دوسری طرف بیکاروں کو کام پر لگایا جائیگا۔

تربیت اطفال

مندرجہ ذیل مقامات پر مجالس اطفال قائم ہیں۔ دارالرحمت۔ دارالفضل۔ دارالبرکات دارالسعت۔ ناصر آباد۔ بورڈنگ تحریک جدید امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ بھیرہ۔ سیالکوٹ چھاؤنی جہلم۔ سید والہ۔ لائل پور۔ ملتان۔ لودھراں کریام۔ کاٹھگڑھ۔ شملہ۔ نیروبی۔ کیرنگ۔ یادگیر دکن۔ محمود آباد ضلع جہلم۔ کنری سندھ بہبل چک۔ اس کے علاوہ لاہور کے دو حلقوں میں بھی مجلس اطفال قائم ہے۔ ان مقامات پر بچوں کی تربیت کا انتظام کیا گیا۔ نماز کا ترجمہ۔ دعائیں۔ اور دوسرے دینی مسائل سکھائے گئے۔ پابندی نماز کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔ بھیرہ میں بچے احمدی گھروں سے غرباء کے لئے آٹا اور نقدی فراہم کرتے رہے۔ کریام اور کیرنگ میں اطفال احمدیہ وقار عمل میں حصہ لیتے رہے۔ نیروبی میں بچوں کے لئے باقاعدہ تربیتی کلاس جاری ہے۔ یہاں بچوں نے ایک چھکڑا جو کیچڑ میں پھنس گیا تھا نکالا۔ ایک سوار گر کر زخمی ہو گیا تھا اس کی مدد کر کے اسے منزل مقصود پر پہنچایا گیا۔ یادگیر میں ایک رکن اطفال کو روزانہ درس دیتے رہے۔

تجنید

مقامی مجالس کے اراکین کی تعداد میں حسب ذیل ایزادی ہوئی:۔

دارالعلوم ۱۔ دارالفضل ۹۔ دارالبرکات ۱۔ مسجد مبارک ۶۔ دارالسعة ۲ —

بیرونی مجالس:۔ امرتسر ۲۔ جہلم ۷ مدرسہ چٹھہ ۷۔ بھیرہ ۴۔ سیالکوٹ شہر ۳۔ لاہور ۱۲۔ چک ۹۹ شمالی ۱۔ چک ۳۲ جنوبی ۱۔ لائلپور ۷۔ ملتان ۱۔ لودھراں ۲۔ کاٹھگڑھ ۱ لدھیانہ ۹۔ آگرہ ۲۔ جمشید پور ۳۔ برہمن بڑیہ ۲

مندرجہ ذیل مقامات پر نئی مجالس قائم ہوئیں سید والہ ضلع شیخوپورہ۔ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا محمود آباد ضلع جہلم۔ بیرم پور ضلع ہوشیارپور۔ کھرڑ ضلع انبالہ۔ روپڑ ضلع انبالہ۔ ناسنور کشمیر۔ جموں توی۔ میرپور خاص سندھ۔ کلر گہانہ ضلع جہلم

تقرر عہداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔

محلہ دارالرحمت

پریذیڈنٹ صوفی غلام محمد صاحب

پاڑہ چنار

پریذیڈنٹ مولوی سیح الدین احمد صاحب
جنرل سکرٹری و فنانشل سکرٹری } مولوی عبد الغفور صاحب

کنری سندھ

پریذیڈنٹ بابو محمد شریف صاحب قصوری
سکرٹری غلام رسول صاحب

پسرور

پریذیڈنٹ بابو عبد العزیز صاحب پنشنر بجائے چوہدری فضل احمد صاحب

جمشید پور

سکرٹری تبلیغ مولوی محمد صدیق صاحب صدیقی مدرس
سکرٹری امور عامہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے

جہلم

سکرٹری اصلاح بابو محمد سلیم صاحب
آڈیٹر چوہدری دوست محمد خان صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی

ٹانگا

سکرٹری تبلیغ میاں فضل الٰہی صاحب

چک ۹۸ ج۔ ب (لائل پور)

پریذیڈنٹ چوہدری رشید احمد صاحب
سکرٹری مال سید عنایت حسن شاہ صاحب
" تحریک جدید چوہدری عزیز احمد صاحب جائنٹ

سیالکوٹ شہر

سکرٹری تعلیم و تربیت کیپٹن ڈاکٹر عبد الحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بجائے سید محمد شریف صاحب
فنانشل سکرٹری منشی اللہ دتا صاحب بجائے حاجی شیر خان صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ روشن دین صاحب تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بجائے منشی اللہ دتا صاحب

خانکی

پریذیڈنٹ پیر نیاز محمد صاحب ہاشمی
خزانچی " "
خطیب " "
سکرٹری تبلیغ۔ امام الصلوٰۃ میاں احمد دین صاحب جمعدار
سکرٹری مال میاں غلام احمد صاحب بیلدار
محصل چوہدری محمد اشرف صاحب عرف بابو خان صاحب بر خفتہ (؟)

جبل پور

پریذیڈنٹ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر
سکرٹری مال و محاسب میاں غلام مصطفیٰ صاحب کلرک
سکرٹری وصایا چوہدری احمد جان صاحب کلرک
سکرٹری اصلاح مابین چوہدری نصیر الحق صاحب کلرک

چک ۵۶۷ گ۔ ب

پریذیڈنٹ مولوی شیر محمد صاحب
امام الصلوٰۃ و خطیب " "
سکرٹری امور عامہ ماسٹر احمد خان صاحب
نائب " " میاں فضل کریم صاحب
سکرٹری مال و امین چوہدری برکت علی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی ہدایت اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ و جنگ چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار
سکرٹری وصایا چوہدری پیر آتش اللہ صاحب
محصلین چوہدری عد الت علی صاحب
" رحیم بخش صاحب
" محمد حسین صاحب

کوئٹہ

سکرٹری تعلیم و تربیت خواجہ محمد عثمان صاحب کلرک آرسنل کوئٹہ

(ناظر اعلیٰ)

کشتی نوح کے امتحان میں شامل ہونیوالے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے امتحان کشتی نوح میں شمولیت کے لئے سینکڑوں درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ نہ صرف ہندوستان میں رہنے والوں بلکہ بیرونِ ہند کے احباب نے بھی بڑھ چڑھ کر اپنے شوق کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر امتحانات کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں بھی ارشاد فرمایا کہ "سلسلہ کا لٹریچر پڑھیں ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جاتے اور پھر ان کا امتحان لیا جاتے " پس ان احباب کی خدمت میں (جنہوں نے اب تک اپنا نام برائے شمولیت امتحان نہیں بھیجا) گذارش ہے کہ وہ اپنا نام دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان میں جلد بھجوائیں۔ بعض احباب نے فیس داخلہ (جو صرف ایک پیسہ ہے) ابھی تک نہیں بھجوائی۔ براہ مہربانی وہ اپنی فیس بصورت ٹکٹ ڈاک ارسال فرمائیں۔

خاکسار۔ ملک عمر علی بی۔ اے مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ

جہاد کا صحیح مفہوم مبلغین نوٹ فرمالیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معاندین ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی جماعت پر یہ الزام قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ کہ آپ جہاد کے قائل نہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام نے ہی جہاد کی صحیح سپرٹ مسلمانوں میں پیدا کی اور جماعت احمدیہ ہی درست طور پر مجاہد جماعت ہے۔ مگر غیر احمدیوں کی مراد جہاد سے جنگ اور تشدد ہوتی ہے۔ لیکن حق اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اور سچائی کا ایک دن اظہار ہونا ہے چنانچہ حال ہی میں احرار لیڈر مولوی عطاء اللہ صاحب نے ہائی کورٹ میں ایک بیان دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ "میں بیس برس سے عدم تشدد کا پرچار کر رہا ہوں ہنگو سے ڈھاکہ تک اور شملہ سے بمبئی تک کروڑوں آدمیوں میں میں نے عدم تشدد کا پرچار کیا۔ لاکھوں کو اپنا ساتھی بنایا اور عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا فریضہ سمجھتا ہوں" (پرتاپ لاہور ۷ اپریل)

مبلغین سلسلہ کو چاہیئے۔ کہ اس بیان کو پبلک میں لا کر لوگوں کو بتائیں کہ جو لوگ جماعت احمدیہ پر الزام لگایا کرتے ہیں ان کا اپنا بیان یہ ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

اعلان امور عامہ

مکرمی شیخ یوسف علی صاحب معاون ناظر امور عامہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پر ۱۹/۵ اامش سے چھ ماہ کی رخصت پر گئے ہیں۔ ان کی جگہ مکرمی چوہدری غلام احمد صاحب نائب مشیر قانونی بطور قائم مقام معاون ناظر امور عامہ کام کریں گے۔ دوران ایام میں شعبہ تنفیذ اور احتساب کے انچارج مکرمی مولوی حامد حسین خان صاحب پنشنر ہونگے

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

لنڈن ۱۴ رمئی۔ اٹلی میں ایک اخبار اب بھی ہے۔ جو سچ بولنے سے نہیں جھجکتا یعنی پوپ کا اخبار۔ اس نے لکھا ہے کہ بلجیم۔ ہالینڈ اور لکسمبرگ والوں نے بڑی بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ اور جرمنی نے سب طرف حملے کر کے بتا دیا ہے۔ کہ وہ دوسرے ملکوں کو برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور اسے کسی قانون کی پرواہ نہیں۔ اہل اٹلی ان باتوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور اس اخبار کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ جہاں کوئی بھی پرچہ نظر آئے۔ اسے چھین کر پھاڑ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ کی طرف سے جہازوں کی تلاشی پر اطالوی بہت برہم ہو رہے ہیں۔

کل دارالعوام میں جو تقریریں ہوئیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانوی پریس نے لکھا ہے۔ کہ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اہل برطانیہ جرمنی کا مقابلہ کرنے پر متفق ہیں۔ اور لڑائی میں فتح حاصل کرتے رہیں گے۔

ہالینڈ کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے۔ کہ شمالی صوبوں پر دشمن کی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ ڈچ فوجیں اگلے مورچوں سے ہٹ کر پچھلے مورچوں پر آ گئی ہیں۔ جہاں سمندر کا پانی بھرا ہوا ہے ہمارے طیارے برابر لڑ رہے ہیں۔ گو لڑائی بہت بھیانک ہے۔ مگر ہم ڈرتے نہیں

آج یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہالینڈ کے وزیر اعظم اپنے ساتھیوں سمیت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ وہ ایک انگریزی تباہ کن جنگی جہاز پر یہاں پہنچے ہیں۔ اب ہالینڈ اور اس کی نو آبادیات کے انتظام و انصرام کا کام یہاں سے ہوا کرے گا۔ جیسا کہ پولینڈ کی حکومت فرانس پہنچ گئی تھی۔ اور وہاں سے کام کر رہی ہے۔

بلجیم کے متعلق آج حکومت فرانس نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں دریائے میوز کے ساتھ ساتھ مورچے قائم کر رہی ہیں۔ جرمن نہایت بے دردی سے حملے کر رہے ہیں۔ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے حملے کرتی ہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

فرانسیسی سپاہی نہایت بہادری کے ساتھ ان کے دانت کھٹے کر رہے ہیں۔ کل اور ۱۶ جرمن طیارے نیچے گرائے گئے کل رات فرنچ طیاروں نے کئی بار جرمن علاقہ پر پرواز کی۔

اندور ۱۴ رمئی۔ ریاست اندور کے وزیر اعظم نے اہل ہند سے اپیل کی ہے۔ کہ فرانس اور برطانیہ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے نازی خطرات کے مقابلہ کے لئے ایک ہو جائیں۔ یہ اندرونی اختلافات طے کرنے کا وقت نہیں۔ جب ڈاکو مکان پر حملہ آور ہوں۔ تو سب کو مل کر ان کا مقابلہ کرنا چاہئے۔

لنڈن ۱۳ رمئی۔ دارالعوام کے اجلاس میں نئی حکومت پر اعتماد کی قرارداد پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ہمارا مقصد ہر حالت میں فتح حاصل کرنا ہے آؤ ہم متحد ہو کر آگے بڑھیں۔ ۳۸۱ ممبروں نے اس کے حق میں رائے دی مخالفت کسی نے نہ کی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے دارالامراء میں یہی قرارداد پیش کی جو پاس ہو گئی۔

شملہ ۱۳ رمئی۔ انگلستان میں جو ہندوستانی دو سال سے کم عرصہ سے مقیم ہیں۔ یا عرصہ تو زیادہ سے ہیں۔ مگر تعلیم کی غرض سے مقیم ہیں۔ یا کسی اور کام کی وجہ سے عارضی طور پر مقیم ہیں۔ انہیں فوجی خدمات کے لئے نہیں بلایا جائے گا

روم ۱۳ رمئی۔ یہاں آج بھی کئی جگہ برطانیہ کے خلاف پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ ایک انگریز ایک پوسٹر اتارنے لگا تو اطالوی نوجوانوں نے اس پر آوازے کسے اور اسے دق کیا۔ برطانوی سفیر نے مداخلت کی۔ تو اس کی ہیٹ پر ایک پوسٹر چپکا دیا گیا۔ اس وجہ سے برطانیہ اور فرانس کے سفارتخانوں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ برطانوی جہاز سمندروں میں مختلف ممالک کے تجارتی جہازوں کی جو تلاشیاں لیتے ہیں۔ اس کے خلاف

اطالوی پریس نے بہت زہر اگلا ہے اور لکھا ہے۔ کہ یہ کنٹرول ناجائز۔ خلاف قانون اور اس وجہ سے ناقابل برداشت ہے

لنڈن ۱۳ رمئی۔ برطانوی وزارت میں مزید تقرریاں ہوئی ہیں۔ سر جان سائمن کو لارڈ چانسلر۔ لارڈ لائیڈ وزیر نو آبادیات۔ سر کنگز لے وڈ وزیر مالیات۔ سر جان اینڈرسن (سابق گورنر بنگالی) ہوم سکرٹری مسٹر ہربرٹ موریسن وزیر سپلائی اور مسٹر ڈف کوپر وزیر معلومات اور مسٹر ایل ایس۔ ایمری وزیر ہند و برما مقرر کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ رمئی۔ بلجیم میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ برطانوی افواج کے کمانڈر انچیف لارڈ گاٹ نے اپنے سپاہیوں کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں ان کی بہادری کی تعریف کی ہے کہ وہ بلجیم میں آگے بڑھی ہیں۔

پیرس ۱۴ رمئی۔ آج صبح فرانس میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن ہالینڈ۔ بلجیم اور لکسمبرگ میں بہت سخت حملے کر رہے ہیں۔ اور شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ بلجیم کے ایک علاقہ میں ۱۵ دو ہزار جرمن ٹینک لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ پہلے کبھی اتنے شامل نہیں ہوتے۔ نامور کے آس پاس اور لکسمبرگ کے مغربی طرف بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ زار کے علاقے میں بھی ریمبرگ کے پاس جرمنوں نے سخت حملے کئے۔ مگر ان کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ فرانسیسی سپاہی ہر جگہ بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ رمئی۔ ہالینڈ کے بعض شمالی صوبے دشمن کے قبضہ میں چلے گئے ہیں۔ ہالینڈ والوں کا خیال ہے کہ اس سے ان کو زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ ان کے بچانے کا انہیں زیادہ خیال بھی نہ تھا۔ ایمسٹرڈم تا حال ان کے قبضہ میں ہے۔ جنوبی ہالینڈ میں کچھ نادر فرانسیسی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ ہالینڈ میں حالات سخت نازک بیان کئے جاتے ہیں۔

مگر مقابلہ سختی سے ہو رہا ہے۔ اس وقت گویا اڑہائی سو میل لمبے محاذ پر جنگ ہو رہی ہے۔ میجنو لائن پر بھی گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ پچھلے تین روز میں ۴۰۰ جرمن ہوائی جہاز نیچے گرائے جا چکے ہیں۔ اتحادیوں کا بہت تھوڑا نقصان ہوا ہے۔ بلجیم اور لکسمبرگ میں شب و روز بمباری کی جا رہی ہے۔ کل جرمن طیاروں نے فرانسیسی ہوائی اڈوں پر بہت کم حملے کئے۔ موزیل اور زار کے علاقہ میں جرمن پیچھے ہٹا دئے گئے ہیں۔ بلجیم اور لکسمبرگ کی سرحد سے دشمن نے فرانس پر حملہ کرنا چاہا۔ مگر اسے پیچھے ہٹا دیا گیا

حیدر آباد ۱۴ رمئی۔ مہاراجہ سر کشن پرشاد صدر اعظم حیدر آباد چار روز کی علالت کے بعد کل شام فوت ہو گئے۔ آپ کی عمر ستر سال تھی۔ آج صبح آپ کی ارتھی اٹھائی گئی۔ جس کے ساتھ ہندو مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ ارکان حکومت بھی ارتھی کے ساتھ تھے

لنڈن ۱۴ رمئی۔ آج ہالینڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی ہالینڈ میں جرمن ہوائی جہازوں نے ڈچ سمندری بیڑے پر بھی حملے کئے۔ مگر انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لڑائی میں برطانوی بیڑا بھی ڈچ بیڑے کی مدد کرتا رہا۔ جو جرمن فوجیں ہالینڈ کے ساحل پر اتریں۔ ان پر یہ بیڑا حملے کرتا رہا۔ نیز ان ملکوں سے جو لوگ بھاگ کر انگلستان جا رہے ہیں۔ ان کو بھی برطانی بیڑا بحفاظت پہنچاتا ہے۔ کل اور آج سینکڑوں لوگ بھاگے ہیں۔

برلن ۱۳ رمئی۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ہالینڈ اور بلجیم میں ہوائی چھتریوں سے اترنے والے جرمنوں سے اگر کوئی بدسلوکی کی گئی۔ تو اس کا سخت انتقام لیا جائیگا۔ یہ لوگ جرمن فوج کا حصہ ہیں۔ ان میں سے اگر ایک کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ تو اس کے عوض۔ اتحادی قیدی جان سے مار دئے جائینگے

جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہالینڈ کی سرحد کے قریب ایک جرمن شہر پر برطانوی طیاروں نے بمباری کر کے کئی شہریوں کو ہلاک کر دیا۔ اب ہمارا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے

دیہات میں ویٹرنیری امداد کے مراکز

دیہاتی رقبوں میں ویٹرنیری امداد کی روز افزوں ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ امداد باہمی نے حال میں اس قسم کی امداد کے ابتدائی مراکز قائم کرنے کی تجویز مرتب کی ہے۔ اس تجویز کے ماتحت کسی مقامی شخص کو قریب ترین ویٹرنیری ہسپتال میں تربیت دینے کی غرض سے منتخب کیا جاتا ہے۔ اور وہ شخص علاقہ کی مقامی کمیٹی اور ویٹرنیری اسسٹنٹ سرجن کے زیر انتظام و نگرانی بیماری کے متعلق ابتدائی امداد دینے کا کام سکیتا ہے۔ پیچیدہ امراض کی صورت میں قریب ترین ویٹرنری ہسپتال سے استفادہ کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

اس نظام پر جو خرچ اٹھتا ہے۔ اسے رقبہ متعلقہ کی انجمن ہائے امداد باہمی کے مشترکہ سرمایہ رفاہ عامہ میں سے اور امدادی عطیوں کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے۔

اس وقت تحصیل قصور میں اس قسم کے چار مرکز بہت مفید کام کر رہے ہیں۔ تحصیل لاہور سے تین اشخاص کو بیماری کی ابتدائی امداد کے متعلق ضروری تربیت دی گئی ہے۔ اور اب محکمہ امداد باہمی کا ارادہ ہے کہ تحصیل مذکور میں بھی بہت جلد اس قسم کے مرکز کھولے جائیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

قادیان اور اس کے گردونواح میں سکنی اور زرعی اراضی

اس وقت خاکسار کی زیر نگرانی قادیان کے بعض نئے محلوں میں سکنی اراضی کے قطعات قابل فروخت ہیں۔ اور موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ شرح مقرر ہے۔ جو دوست قادیان میں مکان بنانے یا آئندہ نفع کے خیال سے سکنی اراضی خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ انہیں ہر طرح فائدہ رہے گا۔ بعض شرائط کے ماتحت قیمت کی وصولی قسطوں میں بھی کی جاتی ہے۔ مگر قیمت بہر حال مقرر ہے۔ جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی ہر کنال کے قطعہ کے ساتھ عموماً دو طرف رستہ لگتا ہے۔ اور چار کنال کے خریدار کو چاروں طرف رستہ دیا جاتا ہے۔

اسی طرح ریلوے سٹیشن قادیان کے قریب پچاس فٹ چوڑی سڑک پر دوکانوں کے لئے بھی قطعات قابل فروخت ہیں۔ یہ جگہ گو فی الحال بازار کی صورت میں نہیں۔ مگر آئندہ چل کر بہت مرکزی جگہ بننے والی ہے۔ اور دور بین دوستوں کے لئے روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ ہے علاوہ ازیں خاکسار نے یہ بھی انتظام کیا ہے۔ کہ زمیندار اقوام سے تعلق رکھنے والے احباب کے لئے قادیان کے قرب و جوار میں زرعی اراضی خریدی جاتی ہے۔ جو اس وقت زرعی ریٹ پر کافی سستی مل سکتی ہیں۔ اور انشاء اللہ آگے چل کر معقول نفع دے گی۔ ایسے سودے اپنے انتظام کے ماتحت معمولی کمشن پر کرائے جاتے ہیں۔ اور ناواقف دوست بہت سے دھوکوں اور غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔ تفصیلات کے متعلق بذریعہ ملاقات یا خط و کتابت فیصلہ فرمائیں۔ فقط

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی